ہر چشم ہے مجرائی کی دریا کے برابر
ہے اشک ہر اک گوہرِ یکتا کے برابر

جو جنگ میں آیا شہِ والا کے برابر
دو ٹکڑے ہوا تیغِ علیؑ کھا کے برابر

شبیرؑ کو رولیں کہ ہمیں بحرِ جہاں میں
مہلت ہے حبابِ لبِ دریا کے برابر

عابدؑ نے کہا گور بھی پائی نہ چہل روز
مظلوم نہ ہو گا کوئی بابا کے برابر

اکبرؑ کا ادب کیوں نہ کروں کہتے تھے عباسؑ
فرزند بھی آقا کا ہے آقا کے برابر

زینبؑ نے کہا رن سے مرے لاڈلے آئے
زخمِ تبر و تیر و سناں کھا کے برابر

حرؑ آیا جو ملنے کو تو انصار کھڑے تھے
صف باندھے ہوئے مرکبِ مولا کے برابر

بابا سے جو بچھڑی تو ہوئی پھر نہ ملاقات
دکھیاری نہ ہو گی کوئی صغرا کے برابر

سجادِؑ حزیں کہتے تھے، بہتر تھا جو بنتی
جنگل میں مری قبر بھی مولا کے برابر

کہتا تھا ہر اک دیکھ سرِ شہؑ کو سروں میں
نکلا ہے قمر عقدِ ثریا کے برابر

سب مل کے لعیں کرتے تھے شبیرؑ پہ حملہ
تنہا نہ کوئی آتا تھا، تنہا کے برابر

جاری تھا جو آبِ دمِ شمشیر گلوں پر
پیاسوں کا لہو بہتا تھا دریا کے برابر

کانٹوں پہ وہ شہزادہ پیادہ چلے افسوس
جس کے کفِ پا ہوں یدِ بیضا کی برابر

زینبؑ نے کہا شمر! نہ ہاتھ اس کو لگانا
ہے میری ردا چادرِ زہراؑ کے برابر

ق

پڑھتے تھے رجز یوں شہِ ابرارؑ بہ تکرار
جا جا کے صفِ لشکرِ اعدا کے برابر

سلطانِ رسالت کے میں کاندھے پہ چڑھا ہوں
رتبہ ہے مرا عرشِ معلّا کے برابر

محبوبِ خدا، ختمِ رسل، صاحبِ معراج
ہے کون جہاں میں مرے نانا کی برابر

ماں فاطمہ زہرا سی ہی عالم میں کسی کی
بابا ہے کسی کا مرے بابا کے برابر

کہتی تھی سکینہ کہ ملے تھوڑا سا پانی
قطرہ بھی ہے اس پیاس میں دریا کی برابر

لاکھوں ہی اُدھر تھے پہ نہ تھا ایک جواں بھی
عباسِ علی کے قدِ بالا کے برابر

شہ تیغ تلے کہتے تھے امت کو الٰہی!
محشر میں ہو راحت مری ایذا کے برابر

ق

حاکم نے کہا شمر سے، صورت مجھے دکھلا
زینب کی مرے تخت کے تولا کی برابر

عابدؑ نے کہا، شان و بزرگی میں یہ بی بی
ہے پیشِ خدا حضرتِ زہرا کے برابر

باپ اس کا ہے آفاق میں فخرِ بنی آدم
رتبے میں یہ ہے مریمؑ و حواؑ کے برابر

دم لے کے کیونکر نہ چلوں، کہتے تھے سجّادؑ
دل میں بھی پھپھولے ہیں کفِ پا کے برابر

شہ کہتے تھے، رتی میں پیا بھائی نے آرام
مجھ کو بھی سُلادو، مرے شبّیدا کے برابر

جب رانڈ ہوئی زوجۂ عبّاس تو بولی
جا بیٹھتی ہوں فاطمہ کبریٰ کے برابر

کبریٰ نے کہا لاشۂ نوشاہ پہ ہے ہے
دُولھن کی بنی قبر نہ دولھا کے برابر

ق

چھوٹے نے کہا کتنا کہ پہلے مجھے کر قتل
واللہ بڑا بھائی ہے بابا کے برابر

کچھ بچّوں پہ مسلم کے نہ قاتل نے کیا رحم
سر کاٹ لیے دونوں کے بٹھلا کے برابر

عبّاس گئے نہر پہ اکبر سے یہ کہہ کر
شمر آنے نہ پائے مرے آقا کے برابر

دیر اُس کے کرم کی ہے انیسِ جگر افگار
ادنیٰ ابھی ہو جاتا ہے اعلیٰ کے برابر